ٹی وی کی لعنت(۲)

غلام محمد ڈوغنی

موجودہ صدی چونکہ ذرائع ابلاغ کی صدی ہے اور کوئی بھی اس کی اہمیت سے انکار نہیں کرتا۔ لیکن اگر ہم پر ذرائع ابلاغ کی مسلط کردہ ثقافتی یلغار جاری رہی تو سوچیں کہ انجام کیا ہوگا ؟ پاکستان اسلام کے نام پر حاصل کیا گیا تھا اس لئے ہونا یہ چاہیے تھا کہ یہاں کی میڈیا مکمل طور پر اسلامی ہوتی لیکن بدقسمتی سے ہماری مسلم میڈیا بھی غیر مسلم میڈیا کے فیشن میں مبتلا ہے۔ اوپر سے ڈش چینل نے بے حیائی کا طوفان برپا کر رکھا ہے۔

اس کے نقصانات کا اندازہ کرتے ہوئے سعودی عرب' افغانستان' ایران اور چند دیگر ممالک میں ڈش پر پابندی لگ چکی ہے لیکن پاکستان جو اسلام کا قلعہ کہلاتا ہے ابھی تک اس ضرورت کی طرف متوجہ نہیں۔ بلکہ پی ٹی وی پر بھی میوزیکل پروگرام کی بھرمار ہوتی ہے اور ڈرامے عشق و عاشقی' کرپشن' ڈاکہ زنی اور دہشت گردی کی تربیت دیتے رہتے ہیں۔ حتی کہ نام نہاد اسلامی پروگراموں میں نعتوں اور قوالیوں کی شکل میں در پردہ شرک اور فسق و فجور کے لوازمات کی نمائش کے ذریعے اسلام کے مقاصد کو فراموش کرایا جاتا ہے۔ اور حکومت اپنی میڈیا کے ذریعے کرپشن اور بدامنی کی جاری ٹریننگ سے چمگادڑ کی طرح نظر بند رکھتی ہے اور جب اس کے اثرات و نتائج شہر و دیہات اور گلی کوچوں میں قابو سے باہر ہو جاتے ہیں تو مگرمچھ کی طرح ٹسوے بہاتی ہے حالانکہ اس کا واحد حل نفاذ اسلام ہے لیکن نفاذ اسلام کا نام صرف اس وقت لیا جاتا ہے جب حکمران اپنی بہت واضح بدکرداری کے ذریعے اپنے اقتدار کے لئے دھچکے محسوس کریں۔

ہم الحمدللہ مسلمان ہیں ہمارا اپنا کلچر اور تہذیب ہے مگر افسوس کے ساتھ کہنا پڑ رہا ہے کہ ہمارے نوجوانوں کی ایک بڑی کھیپ رقص و سرور کی دلدادہ ہو چکی ہے ثقافت کے نام پر ہمیں فحاشی اور عریانی کے دلدل میں اتار دیا گیا ہے۔

ٹی وی کے غلط استعمال کی وجہ سے ظاہر ہونے والے نقصانات کی مختصر فہرست درج ذیل ہے:

1- بے حیائی و فحاشی :۔ ٹی وی کے فروغ سے ہمارے معاشرے میں گوناگوں اخلاقی برائیاں بھی راہ پاگئی ہیں۔ اکثر و بیشتر پروگرام اور فلمیں ایسی ہوتی ہیں جن سے بے حیائی اور فحاشی کی راہ ہموار ہوتی ہے۔ خاص طور پر نوجوانوں کے اخلاق پر بہت برا اثر پڑتا ہے ٹی وی پر دکھائی جانے والی فحش اور اخلاق سوز فلمیں اور کمرشل سروس پروگراموں میں نیم برہنہ فلمی ایکٹرسوں اور فنکاروں کے ذریعے سامان تعیش اور دیگر مصنوعات کی اشتہار بازی اور مخرب اخلاق گانے ہمارے قومی کردار کو گھن کی طرح کھا رہے ہیں۔

2- تربیت جرائم :۔ ٹی وی کے مختلف ڈراموں' فلموں اور پروگراموں میں کچھ ایسے عناصر پیش کئے جا رہے ہیں جن سے نوجوانوں میں مار دھاڑ' تخریبی کارروائیوں اور جرائم کا رجحان پروان چڑھتا ہے۔ اس قسم کے منفی اور اخلاقی قدروں کے منافی

پروگرام گھناونے اثرات کے حامل ہوتے ہیں۔

3-وقت کا ضیاع:۔ٹی وی کے پروگرام اکثر گھنٹوں چلتے رہتے ہیں ان پروگراموں کی وجہ سے شہریوں کا قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔اس طرح قوم کا بیشتر وقت تعمیری اور مفید کاموں میں صرف ہونے کی بجائے ضرررساں چیزوں میں ضائع ہو جاتا ہے۔

4-تعلیمی حرج:۔ٹی وی کا بہت بڑا منفی پہلو یہ ہے کہ طلبہ و طالبات کا نہایت قیمتی وقت ضائع ہوتا ہے۔اس طرح ان کا بڑا تعلیمی حرج ہوتا ہے۔ٹی وی کے لگاتار پروگرام ایسے آتے ہیں جن کی وجہ سے طلبہ اپنی تعلیم کی طرف پوری توجہ نہیں دے سکتے۔ان کا جو قیمتی وقت پڑھائی میں صرف ہونا چاہئے اسے وہ مسلسل ٹی وی کے سامنے بیٹھے بیٹھے گزار دیتے ہیں۔

5-نظر پر برا اثر:۔ٹی وی کا ایک اور نقصان یہ ہے کہ اسے مسلسل اور لگاتار دیکھنے سے بینائی پر بہت برا اثر پڑتا ہے تیز یا مدہم روشنی کی وجہ سے ٹی وی کا ناظر ضعف بصارت کا شکار ہو جاتا ہے۔

6-بے عملی کی ترغیب:۔کثرت سے ٹی وی دیکھنے اور اسے عادت بنا لینے سے انسان جمود اور بے عملی کا شکار ہو جاتا ہے۔وہ زندگی کے ٹھوس حقائق اور اسکے عملی تقاضوں سے منہ موڑ لیتا ہے اور خیالات و تصورات کی دنیا میں محو ہو کر رہ جاتا ہے۔یہ بے عملی ملک و قوم کے لئے نقصان دہ ہے۔

7-کافرانہ ذہنیت:۔مغربی اور انڈین ٹی وی عام طور پر نوجوان نسل پر تباہ کن اثرات ڈال رہی ہے۔یہ ایک لمحہ فکریہ ہے ہمیں یہ بات ہرگز فراموش نہیں کرنی چاہئے کہ ہندو ایک باطل 'گمراہ' مشرک اور بت پرست قوم ہے اس کے مخصوص نظریات و عقائد اور روایات و اقدار ہمارے دینی و ملی نظریات 'عقائد اور روایات و اقدار سے متصادم ہیں۔وہ اسلام اور پاکستان کے خلاف زہریلا پروپیگنڈا کرتے رہتے ہیں۔ان کے دام تزویر کا شکار ہونے والا رفتہ رفتہ ملحد بن جاتا ہے۔

8-دینی غیرت اور قومی حمیت کا ضیاع:۔سامعین و ناظرین کے پسندیدہ اداکاروں کی سازشیں اور دیدہ دلیریاں اسلامی غیرت اور حب الوطنی کے پاکیزہ جذبات کی بیخ کنی کرتی ہیں۔گزشتہ سال بھارتی ٹی وی نے کمینگی کی انتہا کرتے ہوئے ایک فلم میں قرآن پاک کی بے حرمتی اور پاکستانی پرچم کو نذر آتش کرنے کے مناظر دکھائے اس طرح کے مناظر سے شاید ایک دو فیصد نے عبرت حاصل کر کے کافرانہ ثقافت سے بائیکاٹ کیا ہو 'مگر اٹھانوے فیصد افراد تو یقیناً رفتہ رفتہ بے غیرتی کی قعر مذلت کی جانب عازم سفر ہو گئے۔اس کا واضح ثبوت یہ ہے کہ اس ناقابل برداشت فلم پر زبانی و کاغذی رد عمل کا ڈھونگ تو رچایا گیا 'لیکن دلوں سے کافر ممالک یا کم از کم انڈیا کی ٹی وی کے بائیکاٹ کی مہم نہیں چلائی گئی۔

اس سرد مہری اور خون کی سفیدی کا ایک مظہر یہ بھی ہے کہ ایک پاکستانی فاحشہ نے جان جان ہندوستان کا گانا گا کر انڈین فلموں میں پیشکشیں وصول کر کے شہرت اور دولت کی راہ ہموار کی ہے۔

9-وی سی آر کی لعنت:۔وی سی آر کے ذریعے ریکارڈ شدہ پروگرام اور فلمیں دیکھی جا سکتی ہیں۔اگرچہ کوئی ایجاد بذات خود

بری نہیں ہے لیکن اس کا برا استعمال اسے برا بنا دیتا ہے۔ انڈین اور دیگر غیر ملکی مخرب اخلاق اور حیا سوز پروگراموں اور فلموں کی وجہ سے وی سی آر ایک وبا کی صورت اختیار کر چکا ہے۔

ہمیں چاہئے کہ ان کے منفی اور مضر اثرات کی روک تھام کے لئے مناسب اقدامات کریں۔ اور اللہ کے لئے اس خسارہ کا ازالہ کریں۔ اب بھی وقت ہے کہ جاگ اٹھیں' اپنی کمزوریوں کی تلافی کریں۔ معیاری موثر پروگرام پیش کئے جائیں تاکہ ہم صحیح معنوں میں مسلم قوم بن کر ترقی کی راہ پر گامزن ہو سکیں۔ اللہ تعالی ہم سب کو برے کاموں سے دور رہنے اور اچھے کام کرنے کی توفیق عطا فرمائے۔ (آمین)

☆☆☆☆☆☆

T.V سے امریکی عوام بھی پریشان ہیں

ٹی وی ڈش کے ذریعے دکھائے جانے والے پروگراموں اور فلموں میں ہیجان انگیز اور سنسنی خیز مناظر دکھائے جاتے ہیں۔ جن سے ٹی وی کے ناظرین کو بے راہروی اور جرم و تشدد کی تربیت اور قانون کی نگاہوں میں دھول جھونکنے کے مختلف اسالیب کی ٹریننگ مل جاتی ہے۔

1974 میں جنسی تشدد کی ایک فلم نشر ہونے کے چار دن بعد ایک نو سالہ بچی پر وہی ظلم دہرایا گیا تھا۔ اس کی ماں نے امریکہ کی National Broadcosting Corporation اور اسکے ملحقہ سٹیشن Norn-TV پر لاپروائی کا الزام لگا کر 1.1 ملین ڈالر ہرجانہ کیلئے مقدمہ کیا۔ لیکن قانون نے NBC کے حق میں فیصلہ دیا۔

1977 میں عین ٹی وی فلم کے انداز پر ہونے والے ایک قتل کیس میں ملزم کو ٹی وی کا لت ہونا ثابت ہوا مگر عدالت نے پھر ٹی وی کے خلاف فیصلہ نہیں دیا۔

اس طرح کے آئے دن کے سینکڑوں واقعات نے امریکی سنجیدہ آبادی کو ٹی وی کے خلاف سخت غضبناک کر دیا ہے' اور امریکن فیملی ایسوسی ایشن AFA نے امریکہ کی 50 ریاستوں میں موجود لاکھوں سپورٹروں کے ذریعے 2000000 درخواستیں جمع کرنے کی مہم شروع کر دی ہے۔ ان کا کہنا ہے کہ ہم تفریحی صنعت سے یہ چاہتے ہیں کہ ذمہ داری کا ثبوت دے۔

(تلخیص از مجلہ الدعوۃ۔ ستمبر 99)